علماء دین ومفتیان شرع متین مسائل ذیل میں کیا فرماتے ہیں؟

۱۔ علماء کرام سے سنا ہے اور معتبر کتابوں میں نظر سے گزرا ہے کہ ناخن کاٹنے کا کوئی خاص طریقہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں لیکن جب حضرت عارف باللہ ڈاکٹر عبدالحی صاحب رح کی کتاب "اسوہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم" کا مطالعہ کیا تو اس میں یہ عبارت موجود ہے۔
ہاتھ کے ناخن کاٹنے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم ترتیب ذیل ملحوظ فرماتے
سیدھا ہاتھ شہادت کی انگلی، بیچ کی انگلی ... الخ پاؤں کے ناخن کاٹنے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم حسب ذیل ترتیب کو ملحوظ رکھتے، سیدھا پاؤں چھنگلیاں سے شروع کرتے اور بائیں ترتیب انگوٹھے تک ختم کرتے ... الخ صفحہ ۱۰۶ صحیح قول تحریر فرمادیں؟

۲۔ غیر مدخول بہا کو اگر طلاق ہو جائے تو عدت واجب نہیں لیکن اگر اس کا شوہر فوت ہو جائے تو عدت واجب ہوتی ہے وجہ فرق کی فقہاء نے جو لکھی ہے وہ تحریر فرمادیں۔

۳۔ سرمہ لگانے کا طریقہ اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے تو تحریر فرمادیں۔

۴۔ سر میں اور ڈاڑھی میں تیل لگانے کا طریقہ اگر ثابت ہے تو تحریر فرمادیں۔

۵۔ زید حیدرآباد سے لاہور جانے کا ارادہ رکھتا ہے پورا لاہور میں ۲۰ دن قیام کا ارادہ ہے حیدرآباد سے لاہور پہنچنے تک زید قصر کرے گا یا پوری نماز پڑھے گا جو بھی صحیح مفتی بہ جزئیہ ہو تو مطلع فرمائیں

دار الافتاء
فتوی نمبر ۲۲/۱۵۳۳
مورخہ
جامعہ دارالعلوم کراچی

بینوا توجروا
والسلام
ابو زبیر ۵

بسم الله الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

ا۔۔۔۔۔ ہاتھوں اور پاؤں کے ناخن تراشنے کی یہ ترتیب آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی ارشاد یا عمل سے تو صراحۃً ثابت نہیں، لہٰذا اسے مسنون سمجھنا یا سنّت کے طور پر اسے بیان کرنا درست نہیں۔

البتہ امام غزالی، علامہ نووی، حافظ ابن حجر اور ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہم نے ذکر کیا ہے کہ چونکہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر اچھے کام میں دائیں طرف سے ابتداء کرنے کو پسند فرماتے تھے اس لئے ابتداء دائیں طرف سے کرنی چاہئے۔

(حاشیہ اسوۂ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم از مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب قدس سرہ)

بذل المجهود (١/٣٣) :

قوله "وقص الاظفار" ای تقلیمها وتحصل سنیتها بأی کیفیة کانت واولاها ان یبدأ بمسبحة الیمنی ثم الوسطی ثم البنصر ثم الخنصر ثم الابهام ثم خنصر الید الیسری ثم بنصرها ثم وسطها ثم مسبحتها ثم ابهامها وفی الرجلین بخنصر الیمنی ویختم بخنصر الیسری

وفی الشامی: قال فی الهدایة عن الغرائب وینبغی الابتداء بالید الیمنی والانتهاء بها فیبدأ بسبابتها ویختم بابهامها وفی الرجل بخنصر الیمنی ویختم بخنصر الیسری اھ ونقله القهستانی عن المسعودیة وقال فی الدر المختار وفی المواهب قال الحافظ ابن حجر رحمه الله: انه یستحب کیفما احتاج الیه ولم یثبت فی کیفیته شیئ ولا فی تعیین یوم له عن النبی صلی اللہ علیه وسلم الا انه لا یترک اکثر من اربعین یوماً وما یعزی من النظم فی ذالک

دار الافتاء

للامام علي قال شيخنا انه باطل وكذا قال السيوطي قد انكر الامام ابن دقيق العيد جميع هذه الابيات وقال: لا تعتبر هيئة مخصوصة و هذا لا اصل له في الشريعة ولا يجوز اعتقاد استحبابه لان الاستحباب حكم شرعي لابد له من دليل".

نيل الاوطار (١/٢٩٢):

"قوله (تقليم الاظفار) قال النووي رحمه الله: ويستحب أن يبدأ باليدين قبل الرجلين فيبدأ بمسبحة يده اليمنى ثم الوسطى ثم البنصر الخ".

وفي الحاشية: "قال الحافظ في الفتح (١٠/٣٥٨): وقد أنكر ابن دقيق العيد الهيئة التي ذكرها الغزالي ومن تبعه وقال كل ذلك لا اصل له واحداث استحباب لا دليل عليه، وهو قبيح عندي بالعالم ولو تخيل متخيل ان البداءة بمسبحة اليمنى من أجل شرفها فبقية الهيئة لا يتخيل فيه ذلك".

دار الإفتاء

"نعم البداءة بيمنى اليدين ويمنى الرجلين له اصل، وهو كان يعجبه التيامن الخ".

كشاف القناع (١/١٢٥):

قال ابن دقيق العيد رحمه الله: وما اشتهر من قصها على وجه مخصوص لا أصل له في الشريعة ثم ذكر الأبيات المشهورة وقال: هذا لا يجوز اعتقاد استحبابه لأن الاستحباب حكم شرعي لابد له من دليل".

فتح الباری (۱۰ ، ۴۴۳) :

"فالاولی ان تقدم الیمنیٰ بکمالھا علی الیسریٰ"۔

۲ــــــــ مطلقہ غیر مدخول بہا پر عدت واجب نہیں کیونکہ طلاق کی وجہ سے وہ بائنہ ہو جاتی ہے اور نکاح بالکلیہ ٹوٹ کر ختم ہو جاتا ہے البتہ غیر مدخول بہا متوفی عنہا زوجہا پر عدت واجب ہوتی ہے کیونکہ عدت نکاح کے حقوق میں سے ہے اور شوہر کی وفات کی وجہ سے یہ نکاح مکمل ہو جاتا ہے اب نکاح کے مکمل ہو جانے کے بعد اس نکاح کے حق کے طور پر یہ عدت لازم ہوتی ہے۔

بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع (۳ ، ۳۰٤) :

"و أما الذی یجب أصلاً بنفسه فهو عدة الوفاة و سبب وجوبها الوفاة قال الله تعالیٰ: (والذین یتوفون منکم و یذرون أزواجاً یتربصن بأنفسهن أربعة أشهر و عشراً) و إنما تجب لإظهار الحزن لفوت نعمة النکاح اذ النکاح کان نعمة عظیمة فی حقها...... فوجبت علیها العدة إظهاراً للحزن لفوت النعمة و تعریفاً لقدرها...... سواء کانت مدخولاً بها أو غیر مدخول بها ...... لعموم قوله عز و جل"۔

دار الافتاء

المبسوط للسرخسی (۵ ، ۳٤ ، ۳۵) :

"فأما عدة الوفاة فإنها لا تجب إلا عن نکاح صحیح، ویستوی فیه المدخول بها، وغیر المدخول بها، .... وقوله: (و یذرون أزواجاً) بیان أنها لا تجب إلا بنکاح صحیح، لأن اسم الزوجیة مطلقاً لا یکون إلا بعد صحة النکاح، ویستوی فی هذا الاسم المدخول بها، و غیر المدخول بها، و هذا لأن العدة محض حق النکاح، لأن